بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یومیہ / منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۰ھ - ۲۱ وفا ۱۳۴۹ ہش - ۲۱ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۶۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ خون کے دباؤ میں کمی (LOW BLOOD PRESSURE) کی تکلیف تاحال جاری ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی

جب خدا نے مہلت دی ہے اُس وقت اسے راضی کرنا چاہیئے بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی

"خدا بے نیاز ہے اُسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے اُس وقت اسے راضی کرنا چاہیئے۔ لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اُسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اُٹھا۔ اُس وقت عذابِ الٰہی کو دیکھ کر توبہ استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہوگا جب سزا کا فتوےٰ لگ چکا۔

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر نکلے اور کسی دولت مند کے گھر جا کر روٹی یا کپڑا پانی مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے مسخری کرے اور ٹھٹھے مار کر نکال دے اور وہ اسیطرح سارے گھر پھرے لیکن ایک گھر والا اپنی چارپائی دے کر بٹھائے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی بجائے اپنی خاص پوشاک اسکو دے تو اب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ دراصل تو بادشاہ تھا۔ اب ان لوگوں سے کیا سلوک کرے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کمبختوں کو جنہوں نے باوجود مقدرت ہونے کے اسکو دھتکار دیا۔ اور اس سے بدسلوکی کی سخت سزا دیگا اور اس غریب کو جس نے اسکے ساتھ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر سلوک کیا وہ دیگا جو اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ اسیطرح حدیث میں آیا ہے کہ خدا کہے گا کہ میں بھوکا تھا مجھے کھانا نہ دیا میں ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا میں پیاسا تھا مگر مجھے پانی نہ دیا۔ وہ کہیں گے کہ یا رب العٰلمین کب؟ وہ فرمائے گا فلاں جو میرا حاجتمند بندہ تھا اسکو دینا ایسا ہی تھا جیسا مجھ کو۔ اور ایسا ہی ایک شخص کو کہے گا کہ تُو نے روٹی دی کپڑا دیا۔ وہ کہے گا کہ تُو تو ربّ العالمین ہے تُو کب گیا تھا کہ میں نے دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں بندہ کو دیا تھا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۴، ۲۶۵)

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کی مراجعت

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج گھانا مشن وہاں سات سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۱۸ جولائی کو چھ بجے شام چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لائے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو پُرخلوص طور پر اھلاً و سھلاً و مرحبًا کہا۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر اور مصافحہ و معانقہ کر کے کامیاب مراجعت پر آپ کو مبارکباد پیش کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

ضروری اعلان

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی طرف سے یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ چندہ کے چیک یا ڈرافٹ ان کے نام بھیجے جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سیکرٹری صاحب کا اعلان درست نہیں۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدوں کی ادائیگی کے چیک یا بنک ڈرافٹ یا منی آرڈر صرف صدر انجمن احمدیہ یا افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام ہونے چاہئیں اور کسی کے نام نہیں۔ ایسے چیک یا بنک ڈرافٹ اپنے وعدوں کے ساتھ سیکرٹری صاحب کو بھجوائے جاسکتے ہیں مگر ان کے نام کے نہیں ہونے چاہئیں۔

خلیفۃ المسیح الثالث

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ وفا ۱۳۴۹ ہش

آئینہ کمالاتِ اسلام (حصہ اردو)

(۴)

موجودہ سائنسی ذہنیت نے "مکالمہ و مخاطبہ" کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پیدا کر دی تھیں اور سر سید احمد دہلوی کے علاوہ بہت سے ایسے لوگ موجود تھے جو ہمکلامی الٰہیہ کے مُنکر ہو چکے تھے۔ اگرچہ مسلمان کہلانے والے بعض اہلِ علم حضرات بھی پہلے ہی اس سے مُنکر ہو چکے تھے مگر مغربی فلسفہ جدید اور نئے طبعیاتی اصولوں نے نہ صرف یورپ کو ہی ایک برتر ہستی اور اس سے ہمکلامی کے وجود سے مُنکر کر دیا تھا بلکہ انگریزی کی یہاں آمد پر بہت سے مسلمان اہلِ علم حضرات طبعیاتی جال کے حلقوں میں گرفتار ہو گئے۔ یہاں ہم آئینہ کمالاتِ اسلام کے ایک حاشیہ سے کچھ عبارت اِس امر کی توجیہہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔ حضور اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے ایک جدید فرقہ کے سرگروہ سید احمد خان صاحب سی ایس آئی کی بعض تحریرات خصوصاً ان کی تفسیر کے دیکھنے سے کچھ ایسے خیالات ان کے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا ان کو اس بات سے انکار ہے کہ سچ مچ کسی کو مخاطبہ اور مکالمہ الٰہیہ نصیب ہو سکے اور مَیں اب تک یہی سمجھتا ہوں کہ وہ اس وحی سے مُنکر ہیں جو بذریعہ جبرائیل علیہ السلام انبیاء کو ملتی ہے اور الٰہی طاقتوں غیب گوئی اور دیگر خوارق کو اپنے اندر رکھتی ہے اور خالصاً آسمان سے نازل ہوتی ہے نہ کوئی فطرتی قوت۔ اگرچہ وہ بظاہر جبرائیل کو بھی مانتے ہیں مگر اُن کا جبرائیل وہ نہیں ہے جس کو بالاتفاق بیس کروڑ مسلمان دنیا میں مان رہے ہیں وہ کلامِ الٰہی کے بھی قائل ہیں مگر اس کلام کے نہیں جو خدا کا نور اور خدائی طاقتیں اپنے اندر رکھتا ہے بلکہ صرف ایک ملکہ فطرت جو انسانی فطرت کے اندازہ پر فیضِ الٰہی قبول کرتا ہے نہ وہ وحی جو خدائی کے چشمہ سے نکلی ہے اور تعجب یہ کہ سید صاحب قرآن کریم کو بھی منجانب اللہ مانتے ہیں اور ان کے کاموں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام سے محبت بھی رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے ہمدرد بھی ہیں اور اہلِ اسلام کی ذرّیت کی دنیوی حالت کے خیرخواہ بھی مگر باوصف اس کے تعجب پر تعجب یہ کہ وہ کیوں بیّنات قرآنِ کریم کے برخلاف نہایت مجہول اور مُنکر رائیں ظاہر کر رہے ہیں اِس کا باعث ایک ناگہانی ابتلا معلوم ہوتا ہے جس میں وہ پھنس گئے اور وہ یہ کہ قبل اس کے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیمات میں تدبّر کرتے اور اس کے تسلّی بخش دلائل سے اطلاع پاتے کسی منحوس وقت میں ان کتابوں کی طرف متوجہ ہو گئے جو اس زمانہ کے یورپ کے فلاسفروں نے جو دہریہ کے قریب قریب ہیں تالیف کی ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ملحد طبع نوتعلیم یافتہ لوگوں کی باتیں بھی سُنتے رہے جن کی طبیعتوں میں یورپ کے طبعی اور فلسفہ پھنس گیا تھا سو جیسا کہ یک طرفہ خیالات کے سُننے کا نتیجہ ہؤا کرتا ہے وہی نتیجہ سید صاحب کو بھی بھگتنا پڑا۔ قرآن کریم کے حقائق معارف سے تو بے خبر ہی تھے اس لئے فلاسفروں کی تقریروں کے ساحرانہ اثر نے سید صاحب کے دل پر وہ کام کیا کہ اگر خدا تعالےٰ کا فضل اور طینت کی پاکیزگی جو اسی کے فضل سے تھی ان کو نہ تھامتے تو معلوم نہیں کہ انکی یہ سرگردانی اب تک کہاں تک ان کو پہنچاتی۔ سید صاحب کی یہ نیک نیتی درحقیقت قابلِ تعریف ہے کہ انہوں نے بہرحال قرآن شریف کا دامن نہیں چھوڑا گو سہواً اس کے منشاء اور اسکی تعلیم اور اس کی ہدایتوں سے ایسے دُور جا پڑے کہ جو تاویلیں قرآنِ کریم کی نہ خدا تعالیٰ کے علم میں تھیں نہ اس کے رسول کے علم میں نہ صحابہ کے علم میں نہ اولیاء اور قطبوں اور غوثوں اور ابدال کے علم میں اور نہ اُن پر دلالت النص نہ اشارۃ النص وہ سید صاحب کو سوجھیں زیادہ تر افسوس کا یہ مقام ہے کہ سید صاحب نے قرآن کریم کی اُن تعلیموں پر جو اصل اصول اسلام اور وحی الٰہی کا لب لباب تھیں یا یوں کہو کہ جن کا نام اسلام تھا خیرخواہی کی نیّت سے پانی پھیر دیا اور اپنی تفسیر میں آیاتِ بیّنات قرآن کریم کی ایسی بعید از صدق و انصاف تاویلیں کیں کہ جن کو ہم کسی طرح سے تاویل نہیں کہہ سکتے بلکہ ایک پیرایہ میں قرآن کریم کی پاک تعلیمات کا ردّ ہے سید صاحب کے ہر یک فقرہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اِس نئے فلسفہ سے جو یورپ نے پیش کیا ہے ان کا دل کانپتا اور لرزتا ہے اور ان کی رُوح اس کو سجدہ کر رہی ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۰۴ تا ۲۰۶)

(باقی)

خاکِ ربوہ

(قطعات)

جوّ افلاک میں اذاں گونجی
خشیت اللہ چھا گئی یکبار
مُجھ کو ہوتا ہے اِس طرح محسوس
گِر گئے ہیں سجود میں کُہسار

آج دُنیا میں جن کی ہستی سے
نُور افشاں نیا سویرا ہے
شاد باد اے چناب کے ساحل
تیرے دامن میں اُن کا ڈیرا ہے

شب کو دیکھا ہے؟ جس گھڑی رحمت
چھنتی آتی ہے آسمانوں سے
ربِّ ذُوالعرش پاس آتا ہے
کیسے کیسے حسیں بہانوں سے

سعید احمد اعجاز

مجلس ارشاد کے اجلاس میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

ہمارے علم کی بنیاد قرآن کریم کی اُس تفسیر پر ہونی چاہیئے جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی

مورخہ ۱۲/۶ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی زیر صدارت مجلس ارشاد کا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے "کلیسیا کی طاقت کا نسخہ" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے موضوع پر اور مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے "اسلام میں اجتہاد اور اس کی شرائط" کے موضوع پر اور مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے "اسلام کے دورِ اوّل میں منافقین کے فتنے از روئے قرآن مجید" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے زرّیں خطاب سے سامعین کو نوازا۔ حضور کے ارشادات افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (خاکسار عبدالمنان شاہد کارکن شعبہ زود نویسی)

حضور نے فرمایا:-

آج جو تین تقاریر ہوئی ہیں یا یوں کہنا چاہیئے کہ

جو تین مقالے پڑھے گئے ہیں

ان میں سے پہلا مقالہ بڑا لطیف تھا۔ ایک نئے زاویہ سے، ایک نئے رنگ میں عزیزم مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے اس الہام کی تشریح اور وضاحت کی ہے۔ دوسرا مضمون جو اجتہاد پر تھا اس کا ایک حصہ تو پڑھ کر نہیں سنایا گیا اسلئے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ آخری حصہ میں جو نہیں پڑھا گیا بیان ہوئی یا نہیں ہوئی۔ لیکن جتنا پڑھا گیا اس سے انسان یہ تاثر لیتا ہے کہ اجتہاد ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی روشنی نہیں ڈالی اور ہمیں اپنی رہنمائی کے لئے صرف پہلوں کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ اصولی طور پر یہ بات غلط ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام

حَکَم کا مقام ہے اور سارے مسائل پر جن کا تعلق اُمّتِ مسلمہ سے ہے یا رہا ہے آپؑ نے نہایت حسین رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ اور اصل بنیاد ہمارے مضامین کی وہ کلام ہونا چاہیئے جو کسی مسئلہ کے بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔

نفاق کے متعلق

جو مضمون مختصراً پڑھا گیا ہے یہ مضمون بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ قرآن کریم نے ابتدا ہی میں سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات میں اس طرف ہمیں توجہ دلائی کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ جب کفر کو بیان کیا تو دو ایک آیات میں بیان کر دیا۔ جب نفاق کو بیان کیا تو اس کے مقابلہ میں دگنی تگنی آیات میں اس مضمون کو بیان کیا۔ یہ لمبائی بھی ہمیں اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ کفر کی نسبت نفاق زیادہ گہری سازش ـــــ صداقت اور نور کے خلاف زیادہ خرابی پیدا کرنے والا ہے ـــــ اور زیادہ توجہ کا محتاج ہے اس سے چوکس رہنا اُمّتِ مسلمہ کا فرض ہے۔

جب ہم اپنی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں

(اور ایک نہایت ہی دردناک تاریخی دور کا مجھے سپین میں مشاہدہ کرنا پڑا۔) تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جہاں بھی ظاہری یا باطنی طور پر اسلام میں فتنہ پیدا کیا گیا اور اسلام پر ضرب لگائی گئی اور اسلام کی حکومتوں کو تباہ کیا گیا اصل بانی مبانی ان تکلیف دہ واقعات کے اُس وقت کے منافق علماء سُو رہی تھے۔ دل کرتا ہے کہ (اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو) تاریخ کے اس سلسلہ پر بھی خطبات دوں اور جماعت کے سامنے اس کی وضاحت کر دوں۔ اللہ نے چاہا تو ایسا ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ہمارے علم کی بنیاد

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے قرآن کریم کی اس تفسیر پر ہونی چاہیئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔ ہم اس اعتقاد پر پختگی سے قائم ہیں اور ہمیں اس اعتقاد پر پختگی سے قائم رہنا چاہیئے کہ قرآن عظیم ایک کامل اور مکمل کتاب ہے۔ بعض دفعہ تفصیلی بات کرتے ہوئے ہم اس حقیقت کے خلاف بات کر جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ قرآن عظیم کامل اور مکمل ہدایت اور شریعت ہے۔ اس سے باہر کچھ نہیں۔

آپؑ ہم پر واضح کرتے ہیں کہ اگر یہ صحیح ہے اور یہی صحیح اور صداقت ہے کہ قرآن کریم ایک کامل اور مکمل کتاب ہے تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری عملی زندگی میں اور اپنے سب اقوال میں قرآن کریم سے زائد کوئی بات نہیں کہی۔ بلکہ آپؐ کے تمام ارشادات قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ آپؐ نے ایک جگہ فرمایا خواہ ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے کہ کس آیت کی یہ تفسیر ہے لیکن ہے تفسیر۔ کیونکہ اگر آپ ایک چھوٹی سی بات کے متعلق یہ تسلیم کر لیں کہ یہ قرآن کریم میں نہیں تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زائد بیان کی تو قرآن کریم کامل و مکمل نہیں رہتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے ہاتھ میں جو

علوم کے زبردست سمندر

دیئے ہیں وہ یا قرآن کریم کی تفسیر ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قرآن کریم کی تفسیر کی ہے اس کی تشریح ہے اس سے زائد کچھ نہیں۔ اور تمام جھگڑوں کا حل آپؑ نے حَکَم ہونے کے لحاظ سے کیا ہے۔ مسئلہ اجتہاد میں بھی اختلاف ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے حسین رنگ میں اجتہاد کی ضرورت کو بیان کیا ہے اور قرآن کریم کی آیات کی تفسیر کر کے یہ مسئلہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ اس وقت دل تو میرا چاہتا ہے کہ مَیں کوئی تفصیلی مثال بھی دے دوں مگر یہاں بیٹھے بیٹھے سر درد (جو صبح سے مجھے تھی) شدت اختیار کر گئی ہے۔ دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسے آپ مضبوطی سے پکڑ لیں کہ قرآن کریم کامل و مکمل کتاب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ارشاد قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہے زائد کچھ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن عظیم اور ارشادات اور اسوۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر اور تشریح حالاتِ حاضرہ کے مطابق اور قیامت تک کے حالات کے مطابق ہمیں دی ہے۔ اور ہر رنگ میں سیر کن اصولی ہدایت اور تفسیر ہمیں دیدی ہے۔ ہماری سوچ، ہمارے فکر، ہمارے تدبّر اور

ہمارے علمی مضامین کی بنیاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ روشنی ہونی چاہیئے جو آپؑ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اخذ کی اور پورے طور پر ماہِ کامل کے رنگ میں دنیا کے سامنے منعکس کی۔ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے ہمارے بڑوں، ہمارے چھوٹوں، ہمارے پڑھے لکھوں اور اَن پڑھوں اور بچوں اور عورتوں سب کو ذہن نشین کرنی چاہیئے کیونکہ اگر ہم اس حقیقت کو مضبوطی سے پکڑ لیں تو پھر ہمارے لئے ٹھوکر کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہم میں سے ایک گروہ علیحدہ ہو گیا۔ ان کی ٹھوکر کا باعث ہی یہی ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حَکَم نہیں مانا۔ اپنا یہ حق سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس بات کو چاہیں مان لیں اور جس بات کو چاہیں رد کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کسی انسان کو حق نہیں دیا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ نے حَکَم بنایا ہے۔ کسی مجلس نے فتویٰ نہیں دیا کہ آپؑ حَکَم ہیں۔ خدا نے کہا ہے کہ آپؑ حَکَم ہیں اسلئے نہ میرا نہ تمہارا کسی کا حق نہیں ہے کہ یہ کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حَکَم نہیں اور جس بات کو ہم چاہیں گے مان لیں گے اور جس بات کو چاہیں گے رد کر دیں گے۔ کسی انسان کو خدا نے یہ حق نہیں دیا۔ جو شخص اپنا یہ حق سمجھتا ہے اس کو مجبور ہو کر اُن باتوں کی طرف رجوع کرنا

پڑتا ہے جو دراصل انسان کو شیطان کے منبع سے ملتی ہیں۔ اگر خود کو شیطان کی لعنت سے محفوظ رکھنا ہو تو

ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے

کہ وہ اس حقیقت کو سمجھے اور ہر ایک اپنے سارے فکر و تدبر کو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی روشنی

کے اندر لے آئے اس سے باہر جانے کی جرأت نہ کرے۔ ایسا کوئی مضمون جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کی جھلک نہیں وہ ہمارا مضمون نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کا مضمون نہیں ہو سکتا۔ خواہ وہ اجتہاد کے متعلق ہو یا کسی اور مسئلہ کے متعلق ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا کہ میں نے بتایا ہے بڑے حسین طریقہ سے روشنی ڈالی ہے اور ہر مسئلہ پر بنیادی طور پر روشنی ڈالی ہے۔ اس چیز کا خیال رکھیں۔ گرمی کی وجہ سے مجھے سر درد شروع ہو جاتی ہے۔ کبھی گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ علمی میدان میں کام بہت کرنے ہیں۔ وہاں (افریقہ و یورپ کے حالیہ دورہ کے وقت) بعض چیزیں علمی میدانوں میں ایسی سامنے آئی ہیں کہ یہاں بیٹھ کر ان کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی اور وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے یا خطبہ میں ان پر روشنی ڈالوں گا۔

اب ہم دعا کر لیتے ہیں

ہم اپنے رب سے عاجزانہ یہ دعا کریں گے کہ اے ہمارے رب تُو نے آسمانوں پر تو مقدر کر دیا کہ تیری توحید دنیا میں قائم ہو اور تیرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور جلال انسان کے دل میں پیدا ہو جائے۔ لیکن چونکہ تُو ظاہری پردوں میں کام کرتا ہے اس کام کی ذمہ واری ہم عاجز بندوں پر ڈال دی ہے۔ ہم عاجز اور بے مایہ ہیں کام بہت وسیع اور بڑا اہم ہے۔ تیری مدد اور نصرت کے بغیر ہم یہ کام سرانجام نہیں دے سکتے۔ تُو اپنے وعدوں کو پورا کر اور ہماری مدد اور نصرت کو آ۔ تاکہ وہ فیصلہ جو آسمان پر ہو چکا ہے اس کے مطابق ہمارے ذریعہ سے تیری توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق اور عظمت اور جلال دنیا میں قائم ہو۔ آؤ دعا کر لیں۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اجتماعی دعا فرمائی۔

وقفِ جدید میں شمولیت ایک لازوال نعمت ہے

احباب جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید میں ہر بچے بوڑھے مرد اور عورت کو شامل ہونے کی تحریک فرمائی ہے۔ اور آپ نے تبلیغ اسلام کی جو بھی سکیمیں پیش فرمائی ہیں ان میں وقفِ جدید کے جہاد کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے کئی مرتبہ فرمایا کہ اگر جماعت کا ہر فرد صرف آٹھ آنے ماہوار اس میں دے دے تو ہماری تربیتی مہم کئی گنا تیز ہو سکتی ہے۔ پس احباب جماعت کا فرض ہے کہ خواہ اور کتنی ہی ذمہ واریاں کیوں نہ ہوں وقفِ جدید کے بارے میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔

صرف ۶/- روپے سالانہ ادا کر کے آپ قرآن مجید کی اشاعت اور تعلیم کی بے پایاں برکات میں مستقل حصہ لے سکتے ہیں اور یہ برکات جاودانی حیثیت رکھتی ہیں۔

آپ اس میں حصہ لیں۔ آپ کا دل ان برکات کو خود محسوس کریگا انشاء اللہ العزیز۔

(ناظم مالی وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے کے متعلق لجنہ و ناصرات کی رپورٹ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قبل ازیں ۴۹۸۶ مستورات اور ۲۳۷۴ ناصرات کی تعداد شائع ہو چکی ہے جنہوں نے سترہ آیات زبانی یاد کر لی ہیں۔

اب جن مقامات سے مزید یاد کرنے والیوں کی رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے:-

۱-	لجنہ اماء اللہ لندن	۳۱	مستورات
۲-	" حیدر آباد	۵	"
۳-	" لاہور	۶	"
۴-	" چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ	۳	"
۵-	" حافظ آباد	۲	"
۶-	" ربوہ	۳۲	"
۷-	" چک ۱۱۳/۱۲۰L ضلع ساہیوال	۱	"
۸-	" سانگلہ ہل	۳	"
۹-	" احمد نگر	۳۳	"
۱۰-	" راولپنڈی	۲	"
۱۱-	" اسلام آباد	۱	"
۱۲-	" جھنگ صدر	۵	"
۱۳-	" چک ۵۶۳	۱۰	"
	میزان	۱۳۴	مستورات

۱-	ناصرات الاحمدیہ لندن	۵	بچیاں
۲-	" " گھٹیالیاں	۴	"
۳	" " لاہور	۱۰	"
۴-	" " احمد نگر	۲۰	"
۵-	" " چک ۵۶۵	۸	"
	میزان	۴۷	بچیاں

گزشتہ تعداد مستورات	۴۹۸۶
موجودہ " "	۱۳۴
گزشتہ تعداد ناصرات	۲۳۷۴
موجودہ " "	۴۷
کل تعداد لجنہ و ناصرات	۷۵۴۱

اللہ تعالیٰ کا فرمان

شیخی خور اور بخیل

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ نِ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ (الحدید)

اللہ تعالیٰ ہر شیخی خورے اکڑ باز کو پسند نہیں کرتا اور (ایسے لوگوں کو بھی پسند نہیں کرتا جو) خود بھی بخل سے کام لیتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کرتے ہیں۔

(قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

محترم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیئر مرحوم کے مختصر حالات زندگی

(مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب بی اے محاسب صدر انجمن احمدیہ)

(۲)

احمدیت قبول کرنے سے پہلے اپنے دفتری کام کے بعد منہ میں ریوڑی ڈال کر سگریٹ کے کش لگاتے اِدھر اُدھر بے مقصد گھوم پھر کر وقت ضائع کیا کرتے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد یہ سب علتیں یکدم چھوٹ گئیں۔ اپنے دفتری کام سے فارغ ہو کر بیدھے بھائی صاحب کے پاس آجاتے دینی مسائل سیکھتے لٹریچر کا مطالعہ کرتے۔ نماز با جماعت ادا کرتے۔ رات کو نوافل ادا کرتے۔ نمازوں میں اتنا سوز کہ آنسوؤں سے معطّر تر ہو جاتا۔ دل و دماغ کو وہ پاکیزہ قوتیں جو بدیوں سے لاعلمی اور غفلت کے پردوں میں چھپی پڑی تھیں یکدم چمک اٹھیں۔ تھوڑے ہی عرصہ کے اندر قرآن شریف اور حدیث شریف فقہ اور دیگر ضروری اسلامی مسائل سے کافی واقفیت حاصل کر لی۔ ان دنوں خاکسار راقم الحروف اپنے بھائی چوہدری فضل الٰہی صاحب کے پاس تھا۔ چوہدری غلام حسین صاحب کو علم ہوا کہ خاکسار کو گورمکھی آتی ہے۔ اصرار کیا کہ مجھے گورمکھی سکھا دو۔ دس پندرہ دن مسلسل مشق کرنے سے اس قابل ہو گئے کہ گورمکھی میں عبارت لکھ لیتے تھے۔

ان کا حلقہ تعارف بھی اب وسیع تر ہو چکا تھا۔ ان پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہوتی ہر ایک کو لاجواب کر دیتے رات کو اردو اور گورمکھی میں چھوٹے چھوٹے اشتہار اپنے ہاتھ سے لکھتے اور ساری کالونی کے تمام دروازوں پر چسپاں کر دیتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کالونی کے کئی افراد نے احمدیت قبول کر لی تو کل حسین صاحب بھی جن کا ذکر شروع میں ہو چکا ہے احمدی ہو گئے۔ منشی فیروز الدین صاحب نے بھی جو بعد میں بھائی صاحب کی کوشش سے فضلعدار بہر ہو گئے تھے احمدیت قبول کر لی۔ اس طرح کئی اور لوگ بھی احمدیت میں داخل ہو گئے۔ کالونی میں اب احمدیوں اتنی تعداد ہو گئی تھی کہ بھائی صاحب کے مکان پر نماز با جماعت ادا ہونا شروع ہو گئی۔ نماز جمعہ بھی وہیں ہوتی۔

اب چوہدری غلام حسین صاحب کی بہت مخالفت شروع ہو گئی۔ لوگوں نے ان کو گالیاں دیں۔ ان کو مارا بھی۔ ان کی غیر حاضری میں ان کے مکان کا تالا توڑ کر گھر کا سارا اثاثہ چوری کروا دیا۔ چور پکڑا بھی گیا۔ مگر ان لوگوں نے پولیس پر اپنا اثر ڈال کر چوری کو عدم پتہ قرار دے دیا۔ مگر چوہدری صاحب کو اللہ تعالےٰ نے وہ صبر اور استقلال دیا کہ وہ ان طوفانی حالات میں بھی ذرہ بھر نہ گھبرائے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے ساتھ راضی رہے۔ چور ان کا بستر تک اٹھا لے گئے۔ جنوری کی شدید ٹھنڈی راتوں میں چوہدری صاحب بغیر بستر کے گذارتے۔ مگر کسی سے ذکر تک نہ کیا۔ پندرہ سولہ دن کے بعد بھائی صاحب کو ان کی اس کیفیت کا علم ہوا تو انہوں نے ان کے لئے بستر کا انتظام کر دیا۔ چوہدری صاحب کی نشست و برخاست اکثر بھائی صاحب کے ساتھ تھی۔ اسی دوران ایک دن چوہدری صاحب مغلوب و بیقرار حالت میں بھائی صاحب کے پاس آئے اور آتے ہی بے اختیار رو پڑے۔ دریافت کرنے پر بتلایا کہ بعض لوگوں نے نہ صرف ان کو گالیاں دیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بھی گستاخانہ کلمات کہے ہیں۔ اس وقت چوہدری صاحب کے جذبات بہت مغلوب ہو چکے تھے اور کہتے تھے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں ایسے کلمات نہیں سن سکتا۔ بھائی صاحب نے ان کو صبر اور تحمل کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ گالیاں سن کر دعا دو۔ پا کے دکھ آرام دو۔ آپ صبر کریں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں۔

کچھ عرصہ کے بعد ہندوؤں کی طرف سے بہت مخالفت شروع ہو گئی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ انگریز مہتمم بلوکی سے تبدیل ہو گیا اور اس کی جگہ کٹر قسم کا ایک آریہ انگریز یکٹو انجینئر آ گیا مخالفین نے اس آریہ M. E. X. کو خوب بھڑکایا۔ اور چوہدری غلام حسین صاحب پر سراسر ایک جھوٹا کیس بنا کر ان کو ملازمت سے برخواست کروا دیا۔ چوہدری صاحب بڑی بے نیازی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی شعر گنگناتے ہوئے چلے آ رہے تھے اور ہنس کر کہنے لگے مجھے برخواست کر دیا گیا ہے۔ یہ سنکر بھائی صاحب خود تو بڑے مغموم ہوئے مگر ان کو تسلی دی اور دعاؤں میں لگ جانے کی تاکید کی۔ بھائی صاحب نے حضرت چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم و مغفور امیر جماعت احمدیہ منٹگمری (حال ساہیوال) کو صورت حال سے اطلاع دے اور چوہدری غلام حسین صاحب کی ہر ممکن امداد کرنے کی درخواست کی خدا تعالےٰ کی قدرت ہے کہ چوہدری صاحب کچھ عرصہ کے بعد بحال ہو گئے مخالفت پھر اسی شدت سے شروع ہو گئی۔

۱۹۲۶ء میں بھائی صاحب کا بلوکی تبادلہ ہو گیا۔ مخالفین نے چوہدری غلام حسین صاحب کو پھر سخت تنگ کرنا شروع کر دیا۔ بھائی صاحب کے چلے جانے کے بعد وہ خود بھی بہت اداس اور دل برداشتہ رہنے لگے۔ کالونی والوں کی طرف سے مخالفت کی وجہ سے شکستہ دل تھے۔ ایک دن انہیں خیالات میں مستغرق ایک کاغذ پر "اللہ میاں کے نام خط" کا عنوان دے کر نیچے لکھا "اے میرے پیارے محسن! میرے پیارے خدا! میرے قادر آقا! ان لوگوں نے مجھے سخت تنگ کر رکھا ہے میرے دن رات کے چین کو تباہ کر دیا ہے۔ میں تیرے فضلوں سے تیرے بھیجے ہوئے مامور پر ایمان لایا ہوں مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ مجھے سکون ہی نصیب نہ ہو۔ میرے لئے بہتر سامان پیدا فرما۔ اور اگر میرا یہاں رہنا تیرے علم میں اچھا نہیں تو مجھے منٹگمری کھادر ڈویژن میں تبدیل کر دے" چوہدری صاحب منٹگمری ڈویژن میں تھے اور کھادر ڈویژن میں ان کا تبادلہ ایک امر محال تھا۔

چوری صاحب کے وہی مخالفان کو تنگ کرنے کی نیت سے دوپہر کے وقت ان کے کوارٹر میں داخل ہوئے اس وقت چوہدری صاحب گہری نیند سو رہے تھے اور لاپرواہی میں وہ عبارت جس کا عنوان تھا "اللہ میاں کے نام خط" میز پر پڑا تھا۔ ان لوگوں نے چپکے سے وہ خط اٹھایا اور پڑھنا شروع کیا۔ جب پڑھ چکے از راہ شرارت سب نے مل کر زور کا قہقہہ لگایا چوہدری صاحب جاگ اٹھے ان لوگوں نے خوب دل کھول کر ان سے مذاق کیا اور اس خط کو موضوع گفتگو بنا کر کہنے لگے کہ دیکھو! یہ بیوقوف ایک ناممکن بات اللہ میاں سے مانگ رہا ہے اور کس طریق سے مانگ رہا ہے مگر اللہ تعالےٰ کی قدرت ہے کہ تیسرے ہی دن تار آ گیا کہ غلام حسین کا تبادلہ منٹگمری ڈویژن سے کھادر ڈویژن میں کیا جاتا ہے اب وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کی قدرت اور اس قدرتوں سے ناواقف محض تھے حیران و ششدر ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے اس خط کو چوہدری غلام حسین صاحب کی کرامت کا درجہ حاصل ہو گیا۔ چوہدری صاحب تبدیل ہو کر منٹگمری آ گئے۔ تو کل حسین بھی تبدیل ہو کر منٹگمری آ گیا۔ مگر یہاں آ کر پری صحبت کے نتیجہ میں احمدیت سے منحرف ہو گیا۔ چوہدری صاحب کو سخت صدمہ ہوا وہ تو کل حسین کے گھر گئے اور اس کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگے۔ تو کل حسین کے گھر گئے اور اسکو سمجھانے کی کوشش کرنے لگے۔ تو کل حسین نے غضبناک ہو کر ایک پنسل جو تازہ تراشی گئی تھی اٹھائی اور زور سے چوہدری صاحب کے منہ پر ماری پنسل نوکیلی تھی۔ گال کے آر پار ہو کر آدھی اندر ہی ٹوٹ گئی۔ خون بہنے لگا۔ چوہدری صاحب بھاگے ہوئے ایک ڈاکٹر کے پاس گئے تاکہ پنسل نکال دے۔ مگر ڈاکٹر نے کہا کہ پہلے کیس پولیس کے پاس رجسٹرڈ کراؤ۔ چوہدری صاحب نے پولیس کے پاس جانے سے انکار کر دیا اور ڈاکٹر کی منت سماجت کی ڈاکٹر نے بصد دقت پنسل کا ٹکڑا نکالا مرہم پٹی کر کے گھر بھیجدیا۔ اس موقعہ پر چوہدری صاحب کے صبر و تحمل اور بردباری کے اس نمونہ نے تو کل حسین کو ہلا کر رکھ دیا اس کی ضمیر نے ایک بار پھر اس کو مسیح پاک کی بیعت کر لینے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ وہ پھر احمدی ہو گیا۔ (باقی)

ایڈریس مطلوب ہے

مکرم شیخ محمد سلیم صاحب ولد میاں کرنا صاحب وصیت نمبر ۴۸۳۸ نے محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ سے مورخہ ۳۱/۵/۵۷ کو وصیت کی تھی اور بعد میں محمود آباد اسٹیٹ احمد آباد اسٹیٹ اور نصرت آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر بھی رہے ہیں کا موجودہ ایڈریس دفتر ہذا کو مطلوب ہے اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو اس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں اگر موصی صاحب موصوف خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اشیاء کو نوٹ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۰۰۰

میں اسد اللہ خان ولد چوہدری غلام حسین قوم جٹ باجوہ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک مکان واقع موضع چونڈہ مالیتی ۶۰۰۰/- روپے

۲- زرعی زمین موضع چونڈہ ۱۰ ایکڑ

۳- " " " ڈوگرانوالی ۶ "

۴- " " " وجیدوالی ۳½ "

۵- " " " حمید پور ۳½ "

کل زمین ۲۳ ایکڑ بارانی ایکڑ ۱۰۰۰/- الوسط مالیتی ۲۳۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کا اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- چوہدری اسد اللہ خان

گواہ شد :- خواجہ عبد الرشید امیر جماعت احمدیہ چونڈہ۔ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد :- چوہدری نصیر احمد باجوہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۰۰۱

میں چوہدری عبد الحمید ولد چوہدری غلام بھیک قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۳۳ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زرعی اراضی اثری ۲½ ایکڑ واقع ۱۳۳ گ ب تحصیل و ضلع لائلپور جو بوجہ سیم و تھور کے ہونے کے مالیتی ۱۰۰۰/- روپیہ

۲- دو بیل ایک بھینس مالیتی ۲۰۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- عبد الحمید

گواہ شد :- ڈاکٹر نذیر احمد ہومیوپیتھک دار الیمن ربوہ

گواہ شد :- بشیر احمد ولد کھیون چک ۳۳ گ ب ضلع لائلپور

مسل نمبر ۲۱۰۰۹

میں عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری عبد الحمید صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۳ گ ب گنڈا سنگھ والا ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیورات طلائی وزنی ۳ تولہ ۴۵۰/- روپے

۲- حق مہر بصورت زیورات وصول شدہ ۲۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ :- عزیزہ بیگم

گواہ شد :- حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال۔

گواہ شد :- عبد الحمید خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۱۰۱۰

میں مرزا بشیر احمد قمر ولد ڈاکٹر محمد حنیف صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۱½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۱۹۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- مرزا بشیر احمد قمر

گواہ شد :- چوہدری محمد شریف احمد بی اے۔

گواہ شد :- چوہدری رشید احمد صدر مجلس موصیان ٹیکسلا

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ضرورت ہے

ایک پرائیویٹ فرم میں ٹیکنیکل ڈیزائنر (ڈرافسمین) کی ضرورت ہے امیدوار کو چاہیئے کہ سرنامہ چھوڑ کر اپنی درخواست ناظر امور عامہ کے نام بھجوا دیں۔

درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف کا درج ہونا ضروری ہے۔

۱- نام مع ولدیت ۲- تاریخ پیدائش

۳- تعلیم ۴- ٹیکنیکل تعلیم

۵- تجربہ۔ کس کس جگہ کتنی ملازمت کی

۶- مکمل پتہ ۷- سرٹیفکیٹ کی نقول

درخواست فوری طور پر بھجوائیں

(نظارت امور عامہ)

ولادت

میرے چھوٹے بھائی احمد بشارت صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۴ روفا کو انگلستان میں پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و افریقہ کی نواسی اور مکرم حکیم نظام جان صاحب کی پوتی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو عمر اور صحت بخش کر سلسلہ کی خادمہ بنائے۔

(حکیم عبد الحمید گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

محترمہ سائرہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الغنی صاحب کشمیری کراچی میں پچھلے سال چھاتی کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن کا زخم درست ہو گیا تھا۔ لیکن اب عرصہ دو تین ماہ سے دوبارہ وہی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔ محمد لطیف تاج آرٹ کشمیر ہال کراچی

۲- مکرم برادرم ڈاکٹر ہدایت اللہ خان صاحب کچھ عرصہ ہوا ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ کراچی کے ایک ہسپتال میں اب وہ زیر علاج ہیں پہلے سے کافی افاقہ ہے لیکن ابھی تک ٹانگ کی ہڈی مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خواجہ عبد المومن گولبازار۔ ربوہ

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع جماعت	وعدہ	ادائیگی
مکرم محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال ادرحمان سرگودہا	۵۰۰	
" محمد اکرم صاحب ولد چوہدری مہر محمد صاحب " "	۵۰۰	
" لفٹننٹ کرنل احمد خان صاحب ٹوپی ضلع مردان	۲۰۰۰	
" صوبیدار عبدالغفور خان صاحب " " "	۵۰۰	
" احسان الٰہی ولد مولوی رحمت علی پھیرو چیچی ناصر آباد سٹیٹ	۵۰۰	
" مرزا عبدالرؤف صاحب دارالفضل میڈیکل ہال کیمبلپور	۵۰۰	
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " " "	۵۰۰	
مکرم پیر بشارت احمد صاحب مع والدین "	۵۰۰	
" ملک منیر احمد صاحب ایڈووکیٹ "	۵۰۰	
" عبداللہ خان صاحب ڈاہری رئیس باندھی	۲۰۰۰	
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " " "	۵۰۰	
محترمہ لیڈی ڈاکٹر قانتہ شیخ صاحبہ سرگودہا	۵۰۰	
" آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد دین صاحب "	۵۰۰	
" آمنہ قمر آرا صاحبہ منجانب رشیدہ بیگم و شاہد احمد پاشا صاحب "	۵۰۰	
" " " والدہ مرحومہ "	۵۰۰	
مکرم قریشی محمود الحسن صاحب جنرل ملز سٹور "	۵۰۰	
محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ منجانب میجر بشیر احمد صاحب مرحوم "	۵۰۰۰	
مکرم مولوی جلال الدین صاحب چک ۲۰۵ ج لائلپور	۵۰۰	۲۰۰
" محمد یار بلوچ کنجوانی چک ۴۵۵ گ ب "	۱۰۰۰	
فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ	۵۰۰	
لجنہ اماء اللہ دارالرحمت شرقی ۲ "	۵۰۰	
مکرم ڈاکٹر بشیر احمد ولد حکیم اللہ دتہ گگو منڈی ساہیوال	۵۰۰	
" فقیر اللہ صاحب ترناب فارم پشاور	۵۰۰	
" چوہدری رشید احمد صاحب مع اہل و عیال دارالصدر غربی ربوہ	۵۰۰	
" مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب ربوہ	۵۰۰	۵۰۰
" " " منجانب حضرات نواب محمد علی خان صاحب "	۵۰۰	
" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مربی شیخوپورہ	۵۰۰	
" محمد یعقوب صاحب مع اہل و عیال غلام آباد لائلپور	۵۰۰	
" محمد زاہد صاحب جھنگ شہر	۵۰۰	
" شریف احمد صاحب چک ۲۲ حمید آباد بہاولپور	۵۰۰	
" ناصر احمد صاحب کریسنٹ کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ	۵۰۰	
" محمد یار بلوچ صاحب چک ۴۸۸ گ ب لائلپور	۱۰۰۰	
" محمد شریف الدین صاحب نعیم کیشن شاپ منڈی بہاؤالدین	۵۰۰	
" نصر اللہ خان صاحب چیچہ بی اے مدرسہ چیچہ گوجرانوالہ	۵۰۰	
" محترمہ امۃ الحکیم باجوہ صاحبہ معرفت نصر اللہ چیچہ صاحب	۵۰۰	
" محمد اکرم خان صاحب یونٹ ۶ لطیف آباد	۵۰۰	
" منور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت منڈی بہاؤالدین	۵۰۰	
" صوبیدار مہر نصر اللہ خان صاحب معز الدین مرحوم و تایا جات شیخ پور گجرات	۵۰۰	
محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ عطاء محمد صاحب افضل برادرز کوبازار ربوہ	۵۰۰	
مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب ملک سرکلر روڈ گجرات	۲۰۰۰	
" مستری لعل خان صاحب فورٹ سنڈیمان کوئٹہ	۵۰۰	
" ایم غلام رسول صاحب مبارک خاص اوکاڑہ	۵۰۰	۲۰۰
" ایم غلام مصطفےٰ صاحب " "	۵۰۰	۲۰۰
محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ بنت میاں سراج الحق صاحب " "	۵۰۰	۲۰۰
مکرم سردار خان صاحب احمدی موہلن کے گوجرانوالہ	۵۰۰	

نتیجہ امتحان کتاب توضیح مرام (معیار اوّل)

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

معیار اوّل میں کل بتیس ممبرات شامل ہوئیں۔ جو سب کی سب کامیاب ہوگئیں اول و دوم و سوم آنے والی ممبرات کے نام درج ذیل ہیں۔

جہلم

بشریٰ خانم جہلمی ۸۱
وحیدہ گل ۴۸

نور نگر فارم

ممتاز بیگم ۴۲
افتخار انجم ۴۱
انور سلطانہ ۴۴

ساہیوال

نصرت جہاں ۸۵
مسرت جہاں ۸۴

لاہور

عارفہ۔ ٹمپل روڈ ۶۰
فرحت جاوید۔ اسلامیہ پارک ۷۶
منصورہ سمیع اللہ ۵۵

راولپنڈی

مودودہ طلعت ۹۲ سوم
امۃ الودود ۶۶
سلطانہ خانم ۴۲
محسنہ رحمان ۶۲
سیدہ ذاکرہ ۶۵
نصیرہ نور ۸۶

چک ۳۳ ج سرگودھا

نعیمہ حمید ۴۱
ناصرہ پروین ۴۱
بشریٰ باجوہ ۴۳

امۃ الرفیق بنت قریشی فضل حق صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۹۶ اول
زاہدہ ہاشمی ٹیچرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ ۹۳ دوم
امۃ المصور بنت میر داؤد احمد صاحب ۹۳ دوم
مودودہ طلعت۔ راولپنڈی ۹۲ سوم
فرحت افزا۔ چک ۱۲۱ گ کھوڈال ۹۲ سوم ضلع لائلپور

ربوہ

امۃ المصور جامعہ نصرت ربوہ ۹۳ دوم
مسعودہ دارالصدر غربی ۲ ۵۹
امۃ الرفیق دارالصدر شرقی ۹۶ اول
زاہدہ ہاشمی ٹیچرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ۹۳ دوم
امۃ الرشید عابدہ زیروی ۹۰
رضیہ قاضی مبارک احمد ۸۱
صغریٰ فاطمہ ۶۰
امۃ القدوس ۴۹
امینہ شاہدہ ۳۷
امۃ الحفیظ منصورہ ۸۰

چک ۱۲۱ گ کھوڈال ضلع لائلپور

فرحت افزا ۹۲ دوم

سرگودھا

صالحہ خاتون ۷۸
فہمیدہ کھوکھر ۶۷

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بڑا لڑکا عزیزم بشیر احمد کئی دنوں سے بیمار ہے تاحال کوئی افاقہ معلوم نہیں ہوتا۔ بزرگان سلسلہ و احباب صحتیابی اور لمبی زندگی کے لئے دعا فرمائیں۔
(گیلانی خان سابق ذیلدار آف بہرام نصرت کمشن شاپ جڑانوالہ)

۲۔ عزیزم طارق چند دنوں سے بیمار ہے اسی طرح ان کے بڑے بھائی شاہد رمضان صاحب بھی بیمار رہتے ہیں احباب سے درخواست دعا ہے۔
مبارک احمد ندیم صدر غربی الف ربوہ

۳۔ میری چچی صاحبہ عرصہ چار ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔
(مبارک احمد بھٹی دارالصدر غربی الف ربوہ)

۴۔ میرے والد مکرم رائے ظہور احمد صاحب ناصر آٹھ روز سے شیخوپورہ میں ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہیں دوستوں اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(مظفر احمد دارالرحمت وسطی ربوہ)

تزکیۂ نفوس کے تمام ضروری احکام قرآن کریم نے بیان کئے ہیں

اس نے انسانی اعمال اور جذبات اور فکر کا ایسا تزکیہ کیا ہے جس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں ملتی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلامی تعلیم کی ایک بہت بڑی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اسلامی تعلیم بنیادی طور پر ایسے امور پر مشتمل ہے جن سے مسلمان دنیوی لحاظ سے بھی غیر معمولی ترقی کر سکتے ہیں۔ مثلاً ایک بڑی تعلیم یہ دی گئی ہے کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا (توبہ ۱۰۳) یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) تُو اپنی امت کے لوگوں سے مال لے اور اس کے ذریعہ ان کو پاک کر اور ان کو بڑھا۔ یہ قانون جو اسلام نے قائم فرمایا ہے دُنیا کی اَور کسی مذہبی کتاب میں نہیں۔ صرف اسلام ہی ہے جس نے ایک قومی فنڈ مقرر کیا ہے جس کی غرض یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے غرباء کی طاقت کو بڑھایا جائے اور انہیں بھی ترقی کی دوڑ میں امراء کے دوش بدوش کھڑا کیا جائے۔ یہ مال جن مقامات پر خرچ کیا جا سکتا ہے ان میں سے ایک مُؤَلَّفَةُ الْقُلُوْبِ ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ روپیہ دے کر دوسروں کو مسلمان بنا یا جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ غیر مذاہب میں سے جو لوگ اسلام سے دلچسپی رکھتے ہوں انہیں لٹریچر مہیا کیا جائے اور انہیں حق کی تلاش میں مدد دی جائے۔ پھر اس کا ایک مصرف مساکین ہیں اور مساکین سے وہ لوگ مراد ہیں جو کمائی نہیں کر سکتے۔ اور جو دوسروں پر بوجھ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب کسی قوم میں ایسے لوگ ہوں تو ان کو دیکھ کر دوسروں کو بھی سوال کرنے کی عادت ہو جاتی ہے اور ان کی غیرت مٹ جاتی ہے۔ اگر ایک فنڈ ہو جس سے ان کی مدد کی جائے تو قوم میں سوال کرنے کی عادت پیدا نہیں ہوتی۔ اسلامی طریق یہی ہے کہ لوگوں کی ضروریات کو جہاں تک ہو سکے خود پورا کیا جائے اور جماعتی نظام ان کا خیال رکھے اور ان کے مانگنے کے بغیر ہی ان کی ضروریات کو پورا کر دیا جائے اور جو لوگ بغیر ضرورت کے مانگیں ان کی سفارش نہ کی جائے اس کے بغیر قوم کا تزکیہ نہیں ہو سکتا۔

پھر مسکین خالی وہ شخص نہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو بلکہ مسکین وہ بھی ہے جو کوئی پیشہ تو جانتا ہو مگر اس کے پاس اتنا روپیہ نہ ہو کہ وہ ضروری آلات خرید سکے ایسے شخص کے متعلق بھی ضروری ہے کہ اس کی مدد کی جائے اور اسے اپنے فن سے تعلق رکھنے والی ضروری اشیاء اور آلات مہیا کئے جائیں اسی طرح جو بیوگان اور یتامیٰ ہیں ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا جائے۔ یہ تمام باتیں تُزَكِّيْهِمْ میں شامل ہیں کیونکہ اس طرح قوم کے افراد ترقی کر سکتے ہیں۔

پھر تزکیہ سے ظاہری صفائی بھی مراد ہے جیسا کہ حدیثوں میں آتا ہے کہ راستہ میں کوئی گند نہ پھینکا جائے کھڑے پانی میں پیشاب نہ کیا جائے۔ سایہ دار جگہوں میں جہاں لوگ آرام کرتے ہیں پاخانہ نہ پھرا جائے۔ اسی طرح وضو کرنا جمعہ کے دن نہانا۔ بدن اور لباس کی میل دُور کرنا۔ ناک کان اور بالوں کی صفائی کرنا اور ناخنوں کے اندر میل جمنے نہ دینا۔ یہ تمام امور تُزَكِّيْهِمْ میں شامل ہیں۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص بُودار چیز کھا کر مسجد میں نہ آئے کیونکہ اس سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ پھر قلبی صفائی ہے۔ اس کے متعلق بھی اسلام اعلےٰ درجہ کی تعلیم کا حامل ہے۔ اخلاقی تعلیم ہے اس کے متعلق بھی اسلام نے بڑا زور دیا ہے اور کہا ہے کہ غیبت نہ کرو چغلی نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ دوسروں پر ظلم نہ کرو تجارتی بددیانتی نہ کرو۔ حساب کتاب صاف رکھو لین دین کے معاملات تحریر میں لے آیا کرو۔ سُود نہ لو۔ قرض دو تو لکھ لیا کرو۔ قرض لو تو مقررہ وقت کے اندر ادا کرو۔ غرض تزکیۂ نفوس کے لئے تمام ضروری احکام اور ان کی تفصیلات قرآن کریم نے بیان کر دی ہیں اور اس نے انسانی اعمال اور جذبات اور فکر کا ایسا تزکیہ کیا ہے جس کی مثال کسی اور مذہب میں نظر نہیں آ سکتی"۔

تفسیر کبیر سورۃ البقرۃ

صفحہ ۱۹۴-۱۹۵)

اللہ تعالیٰ کی محسنانہ شفقتوں کا آماجگاہ ادارہ

تعلیم الاسلام کالج

(بہ الفاظِ مبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"اس عظیم درس گاہ سے میرا تعلق قدیم، گہرا اور وسیع ہے اللہ تعالےٰ نے پہلے دن سے ہی محض اپنے فضل سے اس درس گاہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ اور میں عینی گواہ ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا جو ورثہ ہم نے حاصل کیا اس کے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قوتِ قدسیہ کے طفیل یہ ادارہ اللہ تعالےٰ کی محسنانہ شفقتوں کا ہمیشہ آماجگاہ رہا ہے۔"

تعلیم الاسلام کالج کے تمام کارکنان اِس مادرِ علمی کی ماضی کی عظیم الشان روایات کو برقرار رکھنے کے لئے ایک نئے حوصلہ اور نئے عزم کے ساتھ نئے تعلیمی سال کا آغاز کر رہے ہیں۔ فرسٹ ایر میڈیکل، نان میڈیکل اور آرٹس میں داخلہ عنقریب شروع ہو رہا ہے۔ تمام احمدی والدین سے گزارش ہے کہ کالج کی تعلیم کے لئے اپنے قابل اور ذہین بچّوں کو بھی تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرائیں۔

پرنسپل

تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

مجلسِ انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

انشاء اللہ ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء/اکتوبر ۱۳۴۹ ہش/۱۹۷۰ء کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء/اکتوبر (بروز ہفتہ۔ اتوار اور سوموار) ربوہ میں منعقد ہوگا دوستوں کو چاہیئے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرماویں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء

متوجہ ہوں

ایسے طلباء جنہوں نے اِس سال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں فوری طور پر اپنے (۱) رولنمبر (۲) نتیجہ امتحان اور (۳) مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴